مرحوم الجزائری جرمن آرٹسٹ، Hamid Zénati، بہت سے اقسام کے مواد اور سطحوں سے لے کر ٹیکسٹائل، دیواروں، ملنے یا دریافت ہونے والی نایاب اشیاء اور سِرامکس سے لے کر فوٹو گرافی، فیشن اور پہننے کے قابل مجسموں تک فنون کی دنیا میں شاندار کارنامے سر انجام دینے والا خداداد صلاحیتوں کا مالک فنکار تھا۔ ان کی پیدائش 1944 میں کانسٹینٹائن میں ایک ایسے الجیریا میں ہوئی، جو ابھی تک فرانسیسی نوآبادیاتی حکمرانی کے تحت تھا، ان کا خاندان الجزائر میں منتقل ہو گیا تھا۔ وہاں پر انہوں نے بیلکورٹ میں ایک بلند مقام پر اپنا گھر بنا لیا تھا، جس کی چھت سے سمندر صاف نظر آتا تھا اور اسی دلکش نظارے نے اس فنکار کے تخیل کو خوب پروان چڑھایا۔ اس وقت ان کے پڑوس میں، بیلکورٹ کے محنت کش طبقات آباد تھے، جس کی گلیوں میں الجزائر کے مخلوط معاشرے کی ایک کائنات اصغر کی عکاسی ہوتی تھی اور آگے چل کر یہی علاقہ الجزائر کی جدوجہد آزادی کے حوالے سے ایک اہم سیاسی مرکز بن گیا تھا۔ 1962 تک Zénati الجزائر کی آزادی کی تحریک کے دور میں اپنی زندگی کے ماہ و سال گزارتا رہا۔

کچھ وقت کے لیے Zénati نے آزادی اور خودمختاری کے زیادہ احساس کے حصول کے لیے الجزائر چھوڑنے سے پہلے، بطور استاد بھی کام کیا۔ Zénati کا اختتام میونخ میں ہوا جہاں وہ 1960 کی دہائی کے وسط میں آباد ہوا تھا اور یہیں پر اس نے اپنی فنکارانہ صلاحیتوں کو خوب پروان چڑھایا۔ ایک مترجم کے طور پر کام کرتے ہوئے، اسے کام کے حصول کے لیے کسی فون کے انتظار میں کئی گھنٹے اور دن گزارنے پڑ جاتے، مگر اس وقت اس کو جو بھی مواد دستیاب ہوتا تھا، اس نے اسی پر ہی فطری انداز میں ڈرائنگ اور پینٹنگ شروع کر دی اور اس نے اپنا ایک ایسا نقطہ نظر دنیا پر آشکار کرنا شروع کر دیا، جو اس کے تخیلات و تصوّرات کی بھرپور عکاسی کرتا تھا۔

Zénati نے اپنی تخلیقی مشق پر جو لامحدود توانائی استعمال کی ہے وہ شاید ان کے موسم گرما کے الجزائر کی سیاحتوں کی کہانیوں میں سب سے بہتر دکھائی دیتی ہے، جیسے ان کی بھانجی Wassila Bedjaoui نے اپنے مضمون Absolute Everything – Memories of Hamid Zénati میں بھی بیان کیا ہے۔ اس فنکار کو جب رات کے کھانے کے لیے بلایا جاتا تو وہ ''ایک وقت میں دو یا تین قدم'' اٹھاتے ہوئے نیچے اترنا شروع کر دیتا، ''جیسے وہ یہ فاصلہ نصف وقت میں طے کرنا چاہتا اور کھانا کھانے اور اپنے کمرے میں واپس آنے کے لیے بے تاب ہوتا ہے تاکہ جلدی سے واپس جا کر اپنا کام دوبارہ جاری رکھ سکے"۔

نمائش کا آغاز گیلری 3 میں ان ٹونز کے ساتھ ہوا، جو الجزائر کے صحرائے صحارا کو خراج عقیدت پیش کرتی ہیں، جن میں ایک ایسی سحر انگیزی اور سکون کا احساس موجود ہے جو Zénati نے اپنی پوری زندگی میں لوٹا اور جس کے قدرتی مناظر کی منظر کشی کے حوالے سے اس کا خیال تھا کہ اس نے شاید اپنے بہترین نمونوں کو تخلیق کیا ہے۔ صحرا، Amazigh کے جمالیاتی نقشوں، علامات اور اس میں رہائش پذیر اس کے مقامی باشندوں مثلاً Tuareg, Sahrawi, Bedouin اور Fulani قبائل کی ثقافتی روایات نے اس کے کام کو براہ راست متاثر کیا اور اس کے فن پاروں میں اس کی بھرپور جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔ چبوتروں میں پہلے سے بنی ہوئی ایسی چیزیں، آلات، گلدان اور برتن موجود ہیں جن کی سطحوں کو Zénati کی تجریدی زبان سے مرصع، منور اور تبدیل کیا گیا ہے۔

گیلری نمبر 4 میں Zénati's 'all-over' کی دنیا میں کھلتی ہے، جو ایسے منعکش زمینی مناظر اور فن تعمیر کے نظارے پیش کرتی ہے جو اس کے پینٹ شدہ ٹیکسٹائل کے فن پاروں پر مشتمل ہے، یہ گیلری چھت کےساتھ معلق الجزائر کی گلیوں کے پوشیدہ حقائق کی منظر کشی کرتی ہے۔ اگرچہ انہوں نے فوٹو گرافی کی تربیت حاصل کی تھی، تاہم Zenati نے اپنی توجہ اپنے ایک پسندیدہ میڈیم کے طور پر کپڑوں اور ٹیکسٹائل پر پینٹنگ کی طرف مبذول کر لی، جس سے انہوں نے اپنے کام کو ہمہ گیر، مؤثر اور محرک بنا لیا۔

Zénati نے اپنی ٹیکسٹائل پینٹنگز کو اپنے ہاتھ سے تیار کردہ نقش ساز سانچوں کی مدد سے خوب فروغ دیا، جنہیں وہ براست کاغذ، خود سے چپکنے والی پلاسٹک فلم سے یا قینچی یا بلیڈ کے ساتھ ٹیپ کی مدد سے خود تیار کر لیتے تھے۔ نقش ساز سانچوں کو ایک گائیڈ کے طور پر استعمال کرتے ہوئے، وہ کپڑے کی سطح پر رنگ کی ایک بہت سی پتلی تہہ لگاتے اور رنگ سیٹ کرنے کے لیے استری کرنے سے پہلے اسے خشک ہونے کے لیے چھوڑ دیتے تھے۔ Zénati اپنے ٹیکسٹائل کے فنون کو اکثر پوپ اپ نمائشوں میں، گلیوں اور بازاروں کے اسٹالوں پر، زینوں پر لٹکا کر، کپڑے سکھانے کے تاروں پر لٹکا کر یا سمندر کنارے آویزاں کر کے دکھاتا، بیچتا یا موقع پر اپنی کاریگری کا مظاہر کیا کرتا تھا۔

الجزائر کے زیادہ تر گھریلو 'مجلس' یا 'بیٹھنے والے کمروں' سے متاثر ہوتے ہوئے، Weekday Cross ونڈو کے پاس کا علاقہ Zénati کی زندگی کے بارے میں مزید گہرائی سے سمجھنے کے لیے ایک جگہ فراہم کرتا ہے۔ ریڈیو پر چلنے والی ان کی CD کی تالیفات سے موسیقی کے ساتھ، انڈونیشیا اور ہندوستان میں ان کے سفرناموں کا خاکہ پیش کرنے والی ان کی ذاتی تصاویر اور ان کی لائبریری کی کتابوں کی مثالیں جو انقلابی شاعروں، سیاست دانوں اور استعمار مخالف مفکرین مثلاً Aimé Césaire, Leopold Sédar Senghor اور Habib Tengour کا حوالہ دیتی ہیں۔

اپنی زندگی کے دوران، Zénati کو بہت کم کوئی ادارہ جاتی پہچان مل سکی، پھر بھی وہ اپنے کام میں نکھار پیدا کرنے اور خود کو اپنے کام کے لیے وقف کرنے کے لیے پُرعزم رہا۔ اپنی زندگی کے اختتام تک اس نے 1000 سے زیادہ فنون تیار کر لیے تھے، جو اپنے فن کے لیے اس کی اٹوٹ رغبت اور تخلیقی جذبے، وجدان اور تخیل کی بھرپور گواہی دیتے ہیں اور اس

کے کام میں مجسم ہیں۔ Hamid Zénati کا کام ہمیشہ سے خود ساختہ رہا ہے۔ جو اس کے متعدد دنیاؤں، زبانوں، ثقافتوں، ادب، موسیقی اور یادوں سے وابستہ ہیں - اس کے گھروں اور اس کے سفروں سے وابستہ ہیں - اور یہ سب کچھ Zénati کی رنگوں اور نمونوں کی اپنی بسائی ہوئی ایک پوری دنیا کا ایک برملا اظہار ہیں۔ Duro Olowu کے الفاظ میں، شاید Zénati کی 'اصل کامیابی اس کی وہی تخلیقی آزادی تھی، جسے اس نے زندگی بھر برقرار رکھا'۔